موت کو مت بھولو
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

موت کو مت بھولو

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

موت کو مت بھولو

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِهِ وصحبِهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

موت ایک اٹل حقیقت ہے

برادرانِ اسلام! بحیثیت مسلمان ہمارا عقیدہ واِیمان ہے کہ موت برحق ہے، کوئی بھی انسان اس دُنیا میں ہمیشہ نہیں رہے گا، لہذا ہر ایک کو چاہیے کہ اس بات کو ہمیشہ یاد رکھے، اور اپنے آپ کو بار بار یہ باوَر کراتا رہے کہ موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا ذائقہ ہر ایک کو چکھنا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾[1] "ہر ایک کو موت چکھنی ہے، اور تمہارے بدلے (یعنی اعمال کے صِلے) توقیامت ہی کو پورے ملیں گے، جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مُراد کو پہنچا، اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے!"۔

(۱) پ ٤، آل عمران: ١٨٥.

وقتِ معیّن پر موت آکر ہی رہے گی

عزیزانِ محترم! کوئی شخص کتنے ہی محفوظ حفاظتی حصار میں کیوں نہ ہو، وقتِ معیّن پر اسے بھی موت آکر ہی رہے گی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ﴾[1] "تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں (ضرور) آئے گی، اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو"۔

مقرّرہ وقت پر فرشتہ بلا تاخیر رُوح قبضہ کرلیتا ہے

حضراتِ گرامی قدر! ہر انسان کی موت کا ایک وقت مقرَّر ہے، جب وہ وقت آجاتا ہے تو موت کا فرشتہ بلا تاخیر اس کی رُوح قبض کرلیتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَیُرْسِلُ عَلَیْكُمْ حَفَظَةً حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا یُفَرِّطُوْنَ ﴾[2] "اور وہی غالب ہے اپنے بندوں پر، اور تم پر نگہبان (یعنی نیکی اور گناہ لکھنے والے فرشتے) بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے، ہمارے فرشتے اس کی رُوح قبض کرتے ہیں، اور وہ قصور (یعنی تعمیلِ حکم میں کوتاہی) نہیں کرتے "اور اپنے فرائض ٹھیک وقت پر ادا کرتے ہیں۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ﴾[3] "اور ہر گروہ کا ایک وعدہ (موت کا وقت معیّن) ہے، تو جب ان کا وعدہ آئے گا، نہ ایک گھڑی آگے ہو گا نہ پیچھے"۔

---

(١) پ ٥، النساء: ٧٨.

(٢) پ ٧، الأنعام: ٦١.

(٣) پ ٨، الأعراف: ٣٤.

ذِلّت وخواری کا عذاب

جانِ برادر! آج جو لوگ اللہ تعالی کی نافرمانی میں مبتلا ہو کر کفر والحاد اور سرکشی پر آمادہ ہیں، اور اپنی موت کو بھلائے بیٹھے ہیں، فرشتے انتہائی سختی سے ان کی رُوح قبض کریں گے، اور بروزِ قیامت انہیں ذِلّت وخواری کا عذاب دیتے ہوئے نارِ جہنّم میں ڈالا جائے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ﴾[1] "اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں، اور فرشتے (رُوح قبض کرنے کے لیے) ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں، (اور جھڑکتے ہوئے کہتے ہیں) کہ نکالو اپنی جانیں، آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائے گا"۔

ہر ایک کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے

حضراتِ ذی وقار! ہر ایک کو موت کا ذائقہ چکھنا اور اللہ ربّ العالمین کی طرف لَوٹنا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾[2] "ہر ایک کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، اور ہم جانچنے کے لیے برائی اور بھلائی سے (یعنی راحت وتکلیف، تندرستی وبیماری، دَولتمندی وناداری اور نفع ونقصان سے) تمہاری آزمائش کرتے ہیں، اور تمہیں ہماری طرف ہی لَوٹ کر آنا ہے"۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر، مادّہ پرستی اور غفلت کا شکار نہ ہو، اگر اللہ تعالی مال ودَولت دے کر آزمائے تو

---

(۱) پ ۷، الأنعام: ۹۳.

(۲) پ ۱۷، الأنبیاء: ۳۵.

غرور، تکبّر اور فخر میں مبتلا نہ ہو، اور اگر یہ آزمائش تنگدستی، ناداری، بیماری اور تکلیف کی صورت میں ہے، تو زندگی میں جن مَصائب وآلام کا سامنا کرنا پڑے، انہیں اپنی آزمائش وامتحان سمجھ کر صبر وتحمل کا مُظاہرہ کیا جائے!۔

مَوت سے غفلت عذابِ جہنّم اور پچھتاوے کا باعث ہے

میرے محترم بھائیو! اپنی مَوت سے غفلت اور گناہوں کا ارتکاب، بروزِ قیامت عذابِ جہنّم اور اللہ تعالی کی شدید پکڑ کا باعث ہے، آج جو لوگ موت کو بُھلائے بیٹھے ہیں، اور اپنی زندگی کو موقعِ غنیمت جانتے ہوئے نیک اعمال کی طرف نہیں آتے، بروزِ قیامت انہیں نَدامت، شرمندگی اور پچھتاوے کا سامنا کرنا پڑے گا، وہ نہایت حسرت ویاس کے ساتھ اس خواہش کا اظہار کریں گے، کہ کاش انہیں ایک موقع مزید دے کر دنیا میں بھیج دیا جائے؛ تاکہ وہ نیک اعمال کر سکیں، اور اپنے گناہوں اور تقصیرات (خطاؤں) کا تدارُک کر سکیں! لیکن اس وقت کا پچھتاوا کچھ کام نہیں آئے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ۙ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ﴾[1] "یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو موت آئے تو کہتا ہے، کہ اے میرے رب! مجھے واپس (دنیا کی طرف) پھیر دیجیے، شاید اَب میں اس میں کچھ بھلائی کماؤں جو چھوڑ آیا ہوں" یعنی نیک اعمال بجالاؤں اور اپنے گناہوں کا اِزالہ کر سکوں!۔

نیک اعمال اور اپنی موت کو یاد رکھنے کا اِنعام

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اِیمان لانے کے بعد نیک اعمال کرنے اور اپنی موت کو یاد رکھنے والوں کو، اللہ تعالی بطورِ جزا بروزِ قیامت جنّت کے بالا خانے، عالی شان

---

(۱) پ ۱۸، المؤمنون: ۹۹، ۱۰۰.

محلّات، سرسبز وشاداب باغات اور جاری وساری لہلہاتی نہریں عطا فرمائے گا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ﴾[1] "ہر ایک کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے، پھر ہماری ہی طرف پھرو (لَوٹو) گے! اور جو اِیمان لائے اور اچھے کام کیے، ضرور ہم انہیں جنّت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ہمیشہ اُن میں رہیں گے، کیا ہی اچھا اجر کام (یعنی اللہ تعالی کی اِطاعت کرنے) والوں کا!"۔

ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے

حضراتِ محترم! ہمیں اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے، اور اس بات سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیے کہ ایک دن موت آنی ہے، اور ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا، اور ہر نیک وبد عمل کا حِساب دینا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ﴾[2] "اے حبیب تم فرماؤ! کہ تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرّر ہے، پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے!"۔

موت سے فرار ممکن نہیں

برادرانِ اسلام! کوئی انسان کتنی ہی زیادہ طاقت واختیار کا مالک ہو، موت سے راہِ فرار اختیار نہیں کرسکتا، اور نہ ہی یہ فرار کسی صورت مفید وسُود مند ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ﴾[3] "اگر موت سے بھاگو تو یہ

---

(١) پ ٢١، العنكبوت: ٥٧، ٥٨.
(٢) پ ٢١، السجدة: ١١.
(٣) پ ٢١، الأحزاب: ١٦.

بھاگنا ہرگز تمہیں نفع نہ دے گا"؛ کیونکہ جو مقدّر ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا!۔

موت ہر انسان کا مقدّر ہے

میرے محترم بھائیو! موت ہر انسان کا مقدّر ہے، جو ہر حال میں آکر رہے گی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾[1] "اے حبیب تم فرماؤ، کہ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ تو ضرور تمہیں ملنی ہے! پھر اس کی طرف پھیرے جاؤ گے جو چھپا اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے، پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم نے کیا!"۔

ایک اَور مقام پر اِرشاد فرمایا: ﴿وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ﴾[2] "اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ، یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا!" ع

آنے والی کس سے ٹالی جائے گی؟

جان ٹھہری جانے والی جائے گی!

رُوح رَگ رَگ سے نکالی جائے گی

تجھ پہ اِک دن خاک ڈالی جائے گی

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے!

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے![3]

---

(١) پ ٢٨، الجمعة: ٨.

(٢) پ ٢٦، ق: ١٩.

(٣) "پھولوں کی ڈالی" مراقبۂ موت، صـ١٦٧۔

نیک وبد ہر ایک کو مرنا ہے

عزیزانِ مَن! آج لوگ دنیاوی عیش وعشرت میں کھو کر اپنی موت اور آخرت کو بُھلا بیٹھے ہیں، قرآن وسنّت کی تعلیمات واَحکام پر عمل کی ضرورت محسوس نہیں کرتے، علمائے دین کے وعظ ونصیحت پر کان نہیں دھرتے، اور اپنے طرزِ عمل سے یوں ظاہر کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی موت آئے گی ہی نہیں، انہیں اللہ ربّ العالمین کے اس فرمان کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے: ﴿اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ﴾[1] "(اے حبیب!) یقیناً تمہیں انتقال فرمانا ہے اور اُن کو بھی مَرنا ہے، پھر تم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "انبیاء اُمّت پر حُجّت قائم کریں گے کہ انہوں نے رسالت کی تبلیغ کی، اور دین کی دعوت دینے میں جُہدِ بلیغ فرمائی، اور کافر بے فائدہ معذرتیں پیش کریں گے"[2]۔

موت کا وقت آنے پر کسی کو مہلت نہیں ملے گی

حضراتِ گرامی قدر! موت کا ایک وقت مقرّر ہے، وقتِ معیّن پر کسی کو ذرّا برابر مہلت نہیں ملے گی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ لَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَ اللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾[3] "اور اللہ ہرگز کسی جان کو مہلت نہیں دے گا جب اس کا وعدہ آجائے، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے"۔ لہذا اپنا قیمتی وقت

---

(١) پ ٢٣، الزمر: ٣٠، ٣١.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ ٢٣، الزُمر، زیرِ آیت: ٣١، صـ٨٥٤۔

(٣) پ ٢٨، المنافقون: ١١.

دُنیوی مال واَسباب کے اَنبار لگانے، اور اسے جمع کرنے میں ضائع نہ کریں، اپنی آخرت کی فکر کریں، اور موت سے کسی طَور پر غافل نہ ہوں!!۔

دنیا کی زندگی کھیل تماشا ہے

عزیزانِ محترم! دنیا کی زندگی ایک دھوکا، فریب اور کھیل تماشا ہے، لہٰذا اس کے سبب غفلت میں پڑ کر اپنی موت اور آخرت کو بھول جانا حَماقت ونادانی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ﴾[1] "یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے"۔

صدر الاَفاضل علاّمہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمہ اللہ تعالی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "جیسے بچے گھڑی بھر کھیلتے ہیں، کھیل میں دل لگاتے ہیں، پھر اس سب کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں، یہی حال دنیا کا ہے، نہایت سریعُ الزوال (جلدی مٹنے والی) ہے، اور موت یہاں سے ایسے جدا کر دیتی ہے جیسے کھیل کود والے بچے منتشر ہو جاتے ہیں"[2] ؏

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو نمونے
مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے

---

(١) پ ٢١، العنکبوت: ٦٤.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ ٢١، العنکبوت، زیرِ آیت: ٦٤، ص ٧٤٦۔

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے
جو معمور تھے وہ محَل اَب ہیں سُونے

یہی تجھ کو دُھن ہے رہوں سب سے بالا
ہو زینت نرالی ہو فیشن نرالا

جِیا کرتا ہے کیا یونہی مرنے والا
تجھے حُسنِ ظاہر نے دھوکے میں ڈالا

کوئی تیری غفلت کی ہے انتہاء بھی
جُنوں چھوڑ کر اَب ہوش میں آ بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے[۱]

موت کی یاد سے متعلق نبوی طرزِ عمل

حضراتِ ذی وقار! حضور نبیٔ کریم ﷺ اللہ کے پیارے رسول ہونے کے باوُجود موت کو کثرت سے یاد فرماتے، اور کسی لمحہ اس سے غافل نہیں ہوتے تھے، حضرت سیّدنا ابوسعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوجہاں ﷺ نے اِرشاد فرمایا: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا طَرَفَتْ عَيْنَايَ فَظَنَنْتُ أَنَّ شَفْرَاهُمَا يَلْتَقِيَانِ حَتَّى أُقْبَضَ، وَلَا رَفَعْتُ طَرْفِي فَظَنَنْتُ أَنِّي وَاضِعُهُ حَتَّى أُقْبَضَ، وَلَا

---

(۱) کلامِ خواجہ عزیزالحسن مجذوب۔

لَقَمْتُ لُقْمَةً فظَنَنْتُ أَنِّي أَسِيغُهَا، حَتَّى أُغَصَّ فِيهَا مِنَ الْمَوْتِ»"اس ذاتِ اَقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں جب بھی آنکھ جھپکتا ہوں تو مجھے یہ گمان ہوتا ہے کہ کہیں پلکیں اُٹھنے ہونے سے پہلے ہی میری روح قبض نہ کر لی جائے! اور میں جب بھی کسی چیز کی طرف نگاہ اٹھاتا ہوں، تو مجھے گمان گزرتا ہے کہ نگاہ نیچی کرنے سے پہلے میری روح قبض کر لی جائے گی! اور جب بھی کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں، تو مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوتا ہے کہ شاید اسے پیٹ تک نہ پہنچا سکوں، اور کہیں یہی لقمہ نگلتے ہوئے گلے میں اٹک کر موت کا سبب نہ بن جائے (یعنی کسی لمحہ موت سے غافل نہیں تھے) پھر فرمایا: «يَا بَنِي آدَمَ! إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ فَافْدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ الْمَوْتِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! ﴿إِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ﴾»[1] "اے بنی آدم! اگر تم عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! (پھر آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:) "یقیناً جس (موت) کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے ضرور آنے والی ہے، اور تم (اللہ تعالی کو) تھکا نہیں سکتے" ؏

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں

سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں![2]

---

(١) "مسند الشاميّين" أبو بكر عن عطاء بن أبي رباح، ر: ١٥٠٥، ٢/ ٣٦٥.

(٢) کلام حیرت الہ آبادی۔

موت کی تیاری کرنے والا عقلمند مؤمن ہے

جانِ برادر! موت کو کثرت سے یاد کرنا اور نیک اعمال کے ذریعے اس کی تیاری کرنا، عقلمند مؤمن کی علامت وپہچان ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں، کہ میں حضور نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ انصار میں سے ایک شخص حاضرِ خدمت ہوا، اور بارگاہ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں سلام پیش کیا، پھر عرض کی: یا رسول اللہ! کونسا مؤمن افضل ہے؟ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: «أَحْسَنُهُمْ خُلُقاً» "جو تم میں سے اَخلاق کے اعتبار سے بہتر ہے" اس نے پھر عرض کی: کونسا مؤمن عقلمند ہے؟ سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «أَكْثَرُهُمْ لِلْمَوْتِ ذِكْراً، وَأَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتِعْدَاداً، أُولَئِكَ الْأَكْيَاسُ»[1] "جو سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا، اور اس کے بعد (والی زندگی) کے لیے اچھی تیاری کرنے والا ہے، وہی عقلمند (مؤمن) ہیں"۔

موت کو ناپسندیدکرنا انسان کا وطیرہ ہے

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! موت کو ناپسند جاننا انسان کا وطیرہ ہے، حالانکہ دنیاوی فتنہ وفساد اور آزمائشوں میں مبتلا ہونے کے بجائے موت کا آجانا کہیں زیادہ بہتر ہے، حضرت سیّدنا محمود بن لبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: «اثْنَتَانِ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ: (۱) الْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ، (۲) وَيَكْرَهُ قِلَّةَ الْمَالِ، وَقِلَّةُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ»[2]

---

(۱) "سنن ابن ماجه" كتاب الزُهد، باب ذكر الموت والاستعداد له، ر: ٤٢٥٩، صـ٧٢٧.

(۲) "مُسنَد الإمام أحمد" حديث محمود بن لبيد رضي الله تعالى عنه، ر: ٢٣٦٨٦، ٩/ ١٥٩.

"آدمی دو ۲ چیزوں کو پسند نہیں کرتا: **ایک** موت کو، جبکہ موت مؤمن کے لیے آزمائش سے بہتر ہے، **دوسرے** مال ودولت کی کمی کو، جبکہ مال ودولت کم ہو تو اس کا حساب بھی کم ہو گا"۔ لہذا عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان دنیا کی لذّتوں اور رنگینیوں سے خود کو دُور رکھے، مال ودَولت اور دیگر خواہشاتِ نفس کی پیروی سے دور رہے، اور اپنی موت کو کثرت سے یاد رکھے، بلکہ اسے محبوب جانے!۔

موت کو یاد رکھنے کے دینی فوائد

حضراتِ گرامی قدر! موت کو یاد رکھنے اور اس کا کثرت سے ذِکر کرنے کے متعدِّد دینی فوائد ہیں، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

(۱) دنیاوی لذّتوں کا خاتمہ

عزیزانِ مَن! موت کا کثرت سے ذکر، دنیاوی لذّتوں کو ختم کرتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: «أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ»[1] "لذّتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو"۔ لہذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اِسے کثرت سے یاد کرے، اور اس کے لیے تیاری کرے؛ کہ ایسا کرنا بروزِ قیامت ذریعۂ نَجات اور دنیا وآخرت کی کامیابی وکامرانی کا ذریعہ ہے۔

(۲) موت اللہ تعالی سے ملاقات کا ذریعہ ہے

موت اللہ ربّ العالمین سے ملاقات کا ذریعہ ہے، لہذا جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے، مرنے کے بعد اللہ تعالی سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے، اللہ تعالی بھی

(۱) "سنن الترمذي" أبواب الزُهد، باب ما جاء في ذكر الموت، ر: ۲۳۰۷، صـ۵۲۹.

اُس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: «قَالَ اللهُ: إِذَا أَحبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ»[1] "اللہ تعالی فرماتا ہے، کہ جب بندہ میری ملاقات کو پسند کرتا ہے، تو میں بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہوں، اور جب وہ میری ملاقات کو ناپسند کرتا ہے، تو میں بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں"۔

(۳) وُسعت وکشائش کا سبب

جانِ برادر! موت کو تنگی میں یاد کرنا وُسعت وفراخی کا سبب ہے، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت سیّدنا انَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: «أَكْثِرُوا ذِكْرَ هاذِمِ اللّذَّاتِ المَوْتِ؛ فإنّه لم يَذْكُرْهُ أَحدٌ فِي ضيقٍ مِنَ العَيْشِ إلاَّ وَسَّعَهُ»[2] "لذّتوں کو ختم کرنے والی چیز یعنی موت کو بکثرت یاد کرو؛ کیونکہ جس نے تنگی میں موت کو یاد کیا، اُس (موت) نے اس پر زندگی فراخ کر دی" ؏

تَرک اَب ساری فُضولیات کر
یُوں نہ ضائع اپنی تُو اَوقات کر
رِہ نہ غافل یادِ حق دن رات کر
ذِکر وفکرِ ہاذِمِ اللذّات کر

(۱) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ٧٥٠٤، صـ١٢٩٢.
(۲) "مُسند البزّار" مُسنَد أبي حمزة أنس بن مالك، ر: ٦٩٨٧، ١٣/ ٣٥٢. و"الفتح الكبير في ضم الزيادة إلى الجامع الصغير" حرف الهمزة، ر: ٢٣١٤، ١/ ٢١٢.

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے[1]

(۴) دنیا سے بے رغبتی

موت کو کثرت سے یاد کرنا دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنے، اور گناہوں کو زائل کرنے کا سبب ہے، حضرت سیّدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: «أكثِروا ذِكرَ المَوتِ؛ فإنّهُ يُمَحِّصُ الذُّنوبَ، ويُزَهِّدُ في الدُّنيا»[2] "موت کو کثرت سے یاد کیا کرو؛ کہ وہ گناہوں کو زائل کرتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے" ع

عیش کر غافل نہ تو آرام کر

مال حاصل کر نہ پیدا نام کر

یادِ حق دنیا میں صبح وشام کر

جس لیے آیا ہے تُو وہ کام کر

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے![3]

---

(۱) "پھولوں کی ڈالی" مراقبۂ موت، ص۱۷۰۔
(۲) "ذكر الموت" لابن أبي الدنيا، ر: ١٤٨، صـ٨١، ٨٢.
(۳) "پھولوں کی ڈالی" مراقبۂ موت، ص۱۶۹۔

قبروں کی زیارت موت کی یاد دلاتی ہے

میرے محترم بھائیو! قبروں کی زیارت موت کی یاد دلاتی ہے، حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «فَزُورُوا الْقُبُورَ؛ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ»[1] "قبروں کی زیارت کرو؛ کہ یہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے"۔ لہٰذا دنیا کی رنگینیوں سے باہر نکلیں، خوابِ غفلت سے جاگیں، خود کو موت کی یاد دلانے کے لیے بار بار قبرستان جائیں، قبروں کے پاس بیٹھ کر اپنی آخرت کے بارے میں غور وفکر کریں، اور اللہ ربّ العالمین کے حضور سچی توبہ کریں!!۔

دنیاوی مشکلات اور مَصائب سے گھبرا کر موت کی تمنّا کرنا

جانِ برادر! دنیوی مشکلات اور مَصائب سے گھبرا کر موت کی تمنّا کرنا شرعاً جائز نہیں، حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ، فَإِنْ كَانَ لَابُدَّ مُتَمَنِّياً فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْراً لِي، وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْراً لِي»[2] "رنج وغم کے باعث تم میں کوئی موت کی تمنّا ہرگز نہ کرے، اگر بہت لاچار ہو جائے تو یوں کہہ سکتا ہے، کہ اے اللہ! مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے، اور مجھے وفات دے جس وقت موت میرے حق میں بہتر ہو"۔

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الجنائز، ، ر: ٢٢٥٩، صـ٣٩٢.

(٢) المرجع نفسه، كتاب الذكر والدعاء، ر: ٦٨١٤، صـ١٠٤١.

مقصدِ حیات سے غفلت

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! موت کو ناپسند جان کر اور دنیا کی محبت میں مبتلا ہو کر، آج ہم اپنا مقصدِ حیات ہی بھلا بیٹھے ہیں، بے ایمانی، رشوت ستانی، حرام خوری، سُود وقمار بازی، ناپ تول میں کمی جیسی مذموم صفات آج ہماری عادت بن چکی ہیں، اگر ہم نے ان مذموم صفات اور دنیا کی محبت سے اپنی جان نہ چھڑائی، اور آخرت کی تیاری طرف نہ آئے، تو اللہ تعالی ہمارے دِلوں میں بزدلی ڈال دے گا، اور ہم موت کو ناپسند کرنے لگیں گے، حضرت سیّدنا ثَوبان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا» "عنقریب ایک وقت ایسا آئے گا جب دوسری اَقوام (کفّار) تمہارے خلاف ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی، جیسے کھانے والے ایک دوسرے کو اپنے پیالے (دَسترخوان) پر بلاتی ہیں" کسی نے عرض کی کہ کیا ایسا ہماری قلّت کے باعث ہوگا؟ فرمایا: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ المَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ» "بلکہ اُس وقت تم لوگ کثرت میں ہوگے، لیکن ایسے بے کار ہوگے جیسے سیلاب کا لایا ہوا کچرا، اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے دِلوں سے تمہارا رُعب نکال دے گا، اور تمہارے دِلوں میں بزدلی ڈال دے گا!" سائل عرض گزار ہوا کہ یا رسولَ اللہ! بزدلی کیا ہے؟ فرمایا: «حُبُّ الدُّنْيَا، وَكَرَاهِيَةُ المَوتِ»[1] "دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند کرنا"۔ لہٰذا میرے پیارو! خوابِ غفلت سے جاگو، دل

---

(١) "سنن أبي داود" باب في تداعي الأمم على الإسلام، ر: ٤٢٩٧، صـ٦٠٣ .

سے دنیا کی محبت کو نکالو، اپنی موت کو کثرت سے یاد کرو؛ کہ دنیا کی یہ زندگی عارضی و فانی ہے، جبکہ آخرت کی زندگی دائمی اور ہمیشہ رہنے والی ہے! ؏

بے وفا دنیا پہ مَت کر اعتبار
تُو اچانک مَوت کا ہوگا شکار

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جاکر ہی رہے گی یاد رکھ![1]

موت کے بعد نیک کام کی مہلت نہیں ملے گی

حضراتِ ذی وقار! موت سے قبل زندگی کو غنیمت جانیے اور خوب نیک اعمال کر لیجیے، صدقہ و خیرات دیں، راہِ خدا میں خرچ کریں، ورنہ موت آنے کے بعد کسی نیک عمل کی مہلت نہیں ملے گی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ﴾[2] "ہمارے دیے میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرو، قبل اس کے کہ تم میں سے کسی کو مَوت آئے، پھر کہنے لگے کہ اے میرے رب! تو نے مجھے تھوڑی مدّت تک مہلت کیوں نہ دی؟ کہ میں صدقہ دیتا اور نیکوں میں ہوتا!"۔

عقلمندی کا تقاضا

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! بروزِ قیامت پچھتانے اور کفِ افسوس مَلنے کے بجائے، زندگی جیسی عظیم نعمت کو غنیمت جان کر اس سے فائدہ اُٹھا لینا ہی

---

(۱) "وسائلِ بخشش" مثنویٔ عطّار، ص۱۱۷۔
(۲) پ۲۸، المنافقون: ۱۰.

عقلمندی ہے ؛کیونکہ اگر یہ نعمت چلی گئی تو پھر نیکی کا موقع ہاتھ نہیں آئے گا، حضرت سیّدنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: «اغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ: (١) شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ (٢) وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ (٣) وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ (٤) وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ (٥) وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ»[1] "پانچ ۵ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو: (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، (۲) صحت کو بیماری سے پہلے، (۳) مالداری کو محتاجی سے پہلے، (۴) فراغت کو مشغولیت سے پہلے (۵) اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو"۔ لہٰذا ان نعمتوں کو غنیمت جان کر ہم سب کو اپنی زندگی شریعتِ اسلام کے مطابق گزارنی ہے، آخرت کی تیاری کرنی ہے، اور گناہوں سے بچ کر نیک اعمال پر ہمیشگی اختیار کرنی ہے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں غفلت سے نَجات عطا فرما، قبر کی تیاری کی توفیق عطا فرما، اپنی موت کو کثرت سے یاد کرنے کی سوچ عنایت فرما، ہمیں نیک بنا، اچھے اعمال کی توفیق دے، گناہوں سے بچا، فرائض وواجبات کی پابندی کی توفیق عطا فرما، اور اچھا سچا اور باعمل مسلمان بنا۔

اے اللہ! اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت سے محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

---

(١) "مُستدرَك الحاكم" كتاب الرقاق، ر: ٧٨٤٦، ٨/ ٢٧٩٧.

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سُستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.